روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 26 اپریل 2013ء 15 جمادی الثانی 1434 ہجری 26 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 95

حضرت صالحؑ کی تعلیمات

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

(الاعراف:74)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کے خادم مرزا اسماعیل بیگ صاحب کی روایت ہے کہ کبھی حضرت مرزا غلام مرتضی صاحب مجھے بلاتے اور دریافت کرتے کہ ''سنا تیرا مرزا کیا کرتا ہے میں کہتا تھا کہ قرآن دیکھتے ہیں۔ اس پر وہ کہتے کہ کبھی سانس بھی لیتا ہے۔ پھر یہ پوچھتے کہ رات کو سوتا بھی ہے؟ میں جواب دیتا کہ ہاں سوتے بھی ہیں۔ اور اٹھ کر نماز بھی پڑھتے ہیں۔ اس پر مرزا صاحب کہتے کہ اس نے سارے تعلقات چھوڑ دیئے ہیں۔ میں اوروں سے کام لیتا ہوں۔ دوسرا بھائی کیسا لائق ہے مگر وہ معذور ہے۔'' (تاریخ احمدیت جلد 1 ص 65)

حضرت مسیح موعود کا مطالعہ میں یہ انہماک اور دلی شغف حضور کے والد صاحب کی وفات تک بدستور قائم رہا۔ چنانچہ 1875ء، 1876ء کے زمانہ کے متعلق پنڈت دیوی رام کی شہادت ہے کہ آپ ہندو مذہب اور عیسائی مذہب کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ فرماتے رہتے تھے۔ اور آپ کے اردگرد کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا۔ انہیں دنیا کی اشیاء میں سے مذہب کے ساتھ محبت تھی۔ مرزا صاحب (بیت الذکر) یا حجرہ میں رہتے تھے۔ آپ کے والد صاحب آپ کو کہتے تھے کہ غلام احمد تم کو پتہ نہیں کہ سورج کب چڑھتا ہے اور کب غروب ہوتا ہے اور بیٹھتے ہوئے وقت کا پتہ نہیں جب میں دیکھتا ہوں چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا ہے۔''

(سیرت المہدی جلد 3 ص 182,178)

پنڈت دیوی رام جو 1875ء میں نائب مدرس ہو کر قادیان گیا بیان کرتا ہے۔

آپ کی عمر اس وقت 30,25 سال کے درمیان تھی۔ مرزا صاحب پانچ وقت نماز کے عادی تھے۔ روزہ رکھنے کے عادی تھے اور خوش اخلاق متقی اور پرہیزگار تھے۔ (سیرۃ المہدی جلد 3 ص 179)

اس دور میں آپ حافظ معین الدین صاحب کے خرچ کے اس لئے متکفل ہوگئے اور انہیں اپنے ساتھ رکھا کہ نماز باجماعت ادا کرلیا کریں گے۔

جب حضرت حافظ معین الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت ملی اس وقت ان کی عمر چودہ پندرہ برس کی تھی۔ حافظ صاحب نہایت سقیم حالت میں تھے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کو اس حالت میں دیکھا۔ اور اپنے ساتھ بلا کر لے گئے اور کھانا کھلایا اور پھر کہا کہ حافظ تو میرے پاس رہا کر۔ حافظ صاحب کے لئے یہ دعوت غیر متوقع تھی۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان چونکہ نہایت ممتاز اور پرشوکت خاندان تھا اور کسی کو ان کے سامنے کلام کرنے کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی حافظ صاحب حضرت مسیح موعود کی اس مہربانی اور شفقت کو دیکھ کر حیران ہوگئے اور بڑی شکرگزاری سے آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ حافظ صاحب نے سمجھا کہ شاید مجھے کوئی کام کرنا پڑے۔ اس نے کہا کہ مرزا جی! (اس وقت ایسا ہی طریق خطاب تھا) مجھ سے کوئی کام تو ہو نہیں سکے گا۔ کیونکہ میں معذور ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ حافظ! کام تم نے کیا کرنا ہے۔ اکٹھے نماز پڑھ لیا کریں گے اور تو قرآن شریف یاد کیا کر۔ دراصل حضرت مسیح موعود کی غرض یہ تھی کہ باجماعت نماز کے لئے ایک انتظام ہو جائے۔ اس سے حضرت مسیح موعود کے اس جوش عبادت کا بھی پتہ لگتا ہے جو باجماعت نماز کا آپ کے دل میں تھا۔

(رفقاء احمد جلد 13 ص 288,287)

حضرت مسیح موعود کی تحریر کا ایک ایک لفظ بیش قیمت ہے

حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے متعلق فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے...... آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود کی تحریر کی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے بارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کروں گا۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 519)

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 28۔اپریل 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ وعلاج معالجہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

روحانی خزائن کے کمپیوٹر ائزڈ ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر

سیدنا حضرت مسیح موعود کی پُر معارف کتب کے مطالعہ کی افادیت واہمیت کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت کے نام بصیرت افروز پیغام

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اللہ تعالیٰ نے ...... حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو۔

......ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب (۔) کی اشاعت اور (۔) ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وقال الانسان مالھا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں واذاالصحف (۔) کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر واشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔''

(آئینہ کمالات......روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 473)

ایک اور کتاب میں آپ فرماتے ہیں:

''کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادیٔ دنیا کے انتہائی گوشوں تک (۔)(دعوت) قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے............ اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور بری اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے............''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 260، 263)

سو اس زمانے میں (۔) سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد ویگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے (۔) کا سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر (۔) سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا اور (۔) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دیے اور (۔) کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر (۔) کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح (موعود) کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہوتا (۔) کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ''مضمون بالا رہا'' کی سند نصیب ہوئی تو کبھی (۔) یہ نوید عطا ہوئی کہ:

''درکلام تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست (۔)

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود صفحہ 62۔ تذکرہ صفحہ 508)

ترجمہ: ''تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الٰہی تائیدات سے طاقت پا کر آپ فرماتے ہیں:

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

''میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آب حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''......جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا (۔) یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین ودنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 365)

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔''

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 361)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح (موعود) کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن وسلامتی کے دیئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔

اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

امین کامل جسے خالق نے بھی امین کہا اور مخلوق نے بھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق امانت اور دیانت پر ایک جامع نظر

عبدالسمیع خان

(قسط اول)

ہندوستان کی مشہور مذہبی اور سیاسی لیڈر مسز اینی بیسنٹ صدر تھیوسوفیکل سوسائٹی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا:

''لوگ انہیں الامین کے نام سے یاد کرتے ہیں اور یہ وہ نام ہے جو پڑوسیوں نے انہیں دیا ہے اور حقیقت میں وہ امین ہی کہلانے کے مستحق بھی ہیں اور یہ سب سے زیادہ شریفانہ نام ہے جو کسی شخص کو دیا جاسکتا ہے ...... آپ کی ذات ستودہ صفات کو خواہ وہ آپ کا امتی ہو یا غیر امتی ضروری ہے لازمی ہے کہ احترام واکرام کی نگاہ سے دیکھے۔ دشمن تک آپ کو امین کہتے تھے''۔

(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوم ص 54,20)

امانت کا مفہوم

امانت کی اساس امن پر ہے۔ اس کے بنیادی معنیٰ اطمینان اور بے خوفی کے ہیں اس لئے امانت ایسی چیز کو کہتے ہیں جو کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہوئے دی جائے۔ امانت رکھی جانے والی چیز غیر کی ملکیت ہوتی ہے اور امین مالک کی مرضی کے تابع اس کا حق ادا کرتا ہے۔ پس امین ایسے وجود کو کہتے ہیں جو ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اس سے دوسرے بے خوف ہوجائیں۔ اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر وہ دوسروں سے بے خوف ہوجاتا ہے۔ یعنی وہ ایسے اخلاق حاصل کرلیتا ہے کہ دوسروں سے امن میں آجاتا ہے۔ کوئی غیر اس پر کسی قسم کی گرفت نہیں کرسکتا۔

ناقۃٌ امونٌ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو قویٰ اور عادت کے لحاظ سے قابل اعتماد ہو جس سے متعلق یہ اطمینان ہو کہ وہ سفر سے کمزور نہیں ہوگی اور راستے میں ٹھوکر کھا کر گر نہیں پڑے گی۔ پس امانت کے مضمون میں استقلال اور نہ تھکنے کا مفہوم بھی شامل ہے اور امین وہ ہے جو اپنی آخری منزل تک پہنچنے تک تازہ دم رہتا ہے اور درماندہ نہیں ہوتا۔ اس کا ان تھک سفر خوف سے بے خوفی کی طرف مسلسل جاری رہتا ہے اور وہ جس قدر منازل طے کرتا رہتا ہے اسی حد تک وہ خدا کی نظر میں امین کہلاتا ہے۔

اس لحاظ سے انبیاء علیہم السلام دنیا کے لئے نمونہ کے طور پر امین بنائے گئے اور انہی کے ذریعہ دنیا میں امانت کی تعلیم جاری کی گئی وہ کامل امن کا پیغام دنیا میں لے کر آئے۔ ان کی ذات سے دنیا کو کوئی خوف نہ تھا۔ وہ محبت اور رحمت کے سفیر تھے۔ خداتعالیٰ نے ان کو جس اعتماد اور یقین کے ساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا تھا اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے سب کچھ قربان کرتے رہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے امین کا لفظ اللہ کے رسولوں کی صفت میں استعمال کیا ہے۔ یا تو دوسرے لوگوں نے انہیں امین قرار دیا جیسے حضرت یوسفؑ کو عزیز مصر نے کہا انك الیوم لدینا مکینٌ امینٌ (یوسف:55) یعنی تو آج سے ہمارے ہاں معزز مرتبہ والا اور امین آدمی قرار پایا ہے یا ان انبیاء نے اپنی قوموں کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے امین ہونے کا اعلان کیا جیسے حضرت نوحؑ نے فرمایا انی لکم رسولٌ امینٌ (الشعراء:108) یعنی میں تمہارا ایک امانتدار پیغمبر ہو کر آیا ہوں۔ یہی جملہ بعینہٖ حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت لوطؑ، حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰؑ کی زبان سے قرآن کریم نے نقل کیا ہے۔ (حوالے بالترتیب ملاحظہ ہوں۔ الشعراء 125، 143، 162، 178 اور الدخان 19)

پس خداتعالیٰ کے سارے انبیاء ہی امانت کے پیکر تھے لیکن یہ خلق ہمارے سید ومولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچا ہے اور آپؐ نے اس خلق کو جو بلندی عطا کی اس کی نہ اس سے پہلے کوئی نظیر ملتی ہے اور نہ ہی کوئی بعد میں اس مقام کو پاسکا۔ یہی وجہ ہے کہ خداتعالیٰ نے جو دل کے رازوں اور اعمال سے سب سے زیادہ واقف ہے آسمان سے آپؐ کو امین کا لقب عطا فرمایا (التکویر:22) اور اس طرح اس مقام میں بھی آپ دوسرے تمام نبیوں سے ممتاز اور منفرد اور یگانہ ہیں۔

امانت کا کمال

قرآن کریم نے آپؐ کی امانت کے کمال کا نقشہ یہ کھینچا ہے کہ آپؐ سے تعلق رکھنے والے وجود بھی امانت کی تصویر بن گئے۔ جو فرشتہ آپؐ پر پیغام خداوند لے کر اترا اسے ''الروح الامین'' قرار دیا گیا۔ فرمایا نزل به الروح الامین (الشعراء:164) اس پیغام کو ایک امانتدار فرشتہ لے کر اترا ہے جو مقام آپؐ کا مولد اور مرکز تھا اسے خداتعالیٰ نے ''البلد الامین'' کا خطاب عطا فرمایا جو آمن بھی ہے اور مامون بھی۔ یعنی وہ شہر جو دنیا کو امن دیتا ہے اور وہ شہر بھی جس کو خدا نے امن عطا فرمادیا ہے۔ امانت کے خلق کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بلندی اور عظمت عطا کی اس کا سب سے عظیم الشان ثبوت یہ ہے کہ آپؐ نے امانت کو زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی کردیا۔ بلکہ مذہب کا دوسرا نام امانت رکھ دیا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

انا عرضنا الامانۃ (الاحزاب:73)

یعنی ہم نے کامل امانت یعنی شریعت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا لیکن اس کے اٹھانے سے انہوں نے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے۔ لیکن انسان کامل آگے آیا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس نے اس امانت کا بوجھ اٹھا لیا وہ اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا اور عواقب سے بے پرواہ تھا۔

اس آیت میں شریعت کو کامل امانت کا نام دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل امین قرار دیا ہے اور رسول اللہ کی ان اعلیٰ صفات کا تذکرہ بھی کردیا ہے جو ایک کامل امین کے اندر ہونی چاہئیں اور رسولؐ اللہ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

1۔ ظلوم: اندرونی خواہشات کے لحاظ سے وہ ظلوم ہے یعنی اپنے نفس کی ہر تمنا کو خدا کی خاطر کچلنے والا ہے۔ گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

لعلك باخعٌ نفسك (کہف:7)

2۔ جہول: بیرونی خطرات کے لحاظ سے وہ جہول ہے یعنی امانت کے بوجھ کے نتیجہ میں جو بکثرت ظلم ہونے والے ہیں ان سے غافل ہے۔ چنانچہ آغاز وحی پر جب آپؐ سے کہا گیا کہ آپؐ کی قوم آپؐ کو وطن سے نکال دے گی تو بڑی معصومیت سے آپؐ نے پوچھا۔ مجھے کیوں نکال دے گی؟

(بخاری باب بدء الوحی)

مطلب یہ تھا کہ میں تو قوم کے اخلاق کا علمبردار ہوں۔ میں تو اعلیٰ اخلاق کو زندہ کرنے والا ہوں تو مجھے کس وجہ سے نکال دے گی۔

جہول کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ مظالم کے علم کے باوجود بے پرواہ ہے۔ کیونکہ جہول عربی میں اس بہادر کو کہتے ہیں جو موت کے خطرات سے خوب واقف ہو اور اس کے باوجود اس میں چھلانگ لگادے اور اس بات سے مستغنی ہو کہ اس پر کیا گزرے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہول کے یہ دونوں معنے صادق آتے ہیں۔ آغاز نبوت میں آپؐ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی شخص نیکی کے مقابلہ میں کھڑا ہوسکتا ہے۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ ہونا ہے اور جتنا کہا گیا تھا اس سے بڑھ کر مظالم ہوئے تو خطرات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بڑی جرأت اور مردانگی سے ان سب مظالم کو برداشت کیا اور ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹے۔ رسولؐ اللہ نے شریعت کی اشاعت اور ابلاغ کے لئے اپنوں اور غیروں کے ہاتھوں جو دکھ اٹھائے وہ جتنی دردناک اور رونگٹے کھڑے کردینے والی داستان ہے اتنی ہی بلند قامت اور عظمتوں سے معمور ہے۔ راہ مولیٰ میں آپؐ نے سارے انبیاء سے بڑھ کر دکھ اٹھائے۔ خود فرماتے ہیں:۔

ما اوذی احدٌ ما اوذیت فی اللّٰہ

(کنزالعمال کتاب الاخلاق فصل فی تعدید الاخلاق جلد 3 ص 130 حدیث نمبر 5818)

یعنی خدا کی راہ میں کسی شخص کو اتنے مصائب اور اذیتوں سے واسطہ نہیں پڑا جتنا مجھے پڑا ہے۔

کلام الٰہی کی امانت

یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دوسرے نبی سے بڑھ کر پوری شان اور جامعیت کے ساتھ الٰہی پیغام اس کے بندوں تک پہنچایا اور حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ صحابہؓ نے اس کی گواہی دی۔

جب رسولؐ اللہ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ ''الاھل بلغت'' ''کیا میں نے پیغام خداوندی پوری طرح پہنچا دیا ہے۔

تو سب بول اٹھے ہاں یا رسولؐ اللہ۔

اس پر آپؐ نے خدا کو گواہ ٹھہرایا اور عرض کیا اللھم اشھد۔ اے خدا تو بھی گواہ رہنا۔

پھر آپؐ نے فرمایا فلیبلغ الشاھد الغائب آج یہاں پر حاضر ہونے والے یہ پیغام غیر حاضروں تک پہنچادیں۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب حجۃ الوداع)

اس طرح آپؐ نے شریعت حقہ کے ابلاغ کا

فریضہ ہر آنے والی نسل اور پھر اس کے بعد آنے والی ہر نسل کے سپرد کر دیا۔

اشاعت اور ابلاغ دین کا ایک بدیہی ثبوت سب سے بڑے دشمن رسولؐ ابوجہل کی گواہی بھی ہے۔ ایک دفعہ رسولؐ اللہ نے اسے سرراہ حق کی طرف بلایا تو اس نے کہا ’’ھل ترید الا ان نشھد انك قد بلغت فنحن نشھد انك قد بلغت (دلائل النبوۃ بیہقی جلد2 ص207) کیا تم چاہتے ہو کہ ہم اس بات کے گواہ ہو جائیں کہ تم نے اپنا پیغام اچھی طرح پہنچا دیا ہے۔ تو سنو ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تم نے اپنا پیغام ہم تک اچھی طرح پہنچا دیا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک گواہی حضرت عائشہؓ کی ہے۔ انہوں نے بڑے ہی لطیف انداز میں امانت کے اعلیٰ مفہوم کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کے امین ہونے پر گواہی دی۔ انہوں نے کہا:

من حدثك ان محمدا کتم شیئا مما انزل علیه فقد کذب والله یقول یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك فان لم تفعل فما بلغت رسالته

(بخاری کتاب التفسیر آیت مائدہ:70)

اس حدیث میں اس زمانہ کا ذکر ہے جب بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نعوذ باللہ حضرت علیؓ کے بارہ میں کسی حکم الٰہی کو چھپا لیا ہے۔ ایسی باتوں کے جواب میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا اگر تمہیں کوئی شخص یہ کہے کہ رسولؐ اللہ نے خدا کی طرف سے آنے والی کسی بات کو چھپا لیا (اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی امانت کو ادا کرنے میں نعوذ باللہ غفلت کی) تو سمجھ لو کہ وہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ آپؐ امانت کے کس مقام پر فائز تھے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپؐ کو یہ حکم دیا ہے کہ اچھی طرح اسے لوگوں تک پہنچا دیں اور اگر اس بارہ میں ذرہ بھر بھی کوتاہی کی تو یہی سمجھا جائے گا کہ تو نے ہمارا پیغام لوگوں تک پہنچایا ہی نہیں۔

حضرت عائشہؓ کا لطیف طرز کلام یہ ہے کہ اگر رسولؐ اللہ نے خدا کی کوئی بات چھپانی ہوتی تو سب سے پہلے اس آیت کو چھپاتے کیونکہ اس میں خود رسولؐ اللہ کے بارہ میں انذار اور تنبیہ ہے۔ جب آپؐ نے ایسا نہیں کیا تو پھر کسی اور بات کو کیسے چھپا سکتے تھے۔

یہ ایک ایسی عظیم الشان صداقت ہے جسے آج کا غیر مسلم مؤرخ اور مفکر بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

مہاتما گاندھی لکھتے ہیں:۔

کسی روحانی پیشوا نے خدا کی بادشاہت کا پیغام ایسا جامع اور مانع نہیں سنایا جیسا کہ پیغمبر اسلام نے۔

(ماہنامہ ایمان پٹی ضلع لاہور اگست 1936ء۔ وعرض الانوار ص221)

انگلستان کے ڈاکٹر ڈی رائٹ کہتے ہیں:

تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے سرانجام دیا ہو۔

(ماہنامہ اسلامک ریویو اینڈ مسلم انڈیا فروری 1920ء بحوالہ الفضل 14 دسمبر 1983ء۔ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوم ص45)

حفاظت کے سامان

آپؐ نے شریعت حقہ کا پیغام لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً نہ صرف اپنے زمانہ کے لوگوں تک پہنچایا بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کی ابدی حفاظت لفظی و معنوی کے سامان بھی کئے۔ اس کا یہ نتیجہ ہے کہ مخالفین اسلام کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ قرآن کریم رسول اللہ ﷺ سے لے کر آج تک محفوظ چلا آتا ہے اور یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ جس شکل میں قرآن کریم محمد رسول اللہ ﷺ نے دنیا کو دیا تھا آج اسی شکل میں موجود ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں لکھتے ہیں:۔

ترجمہ: گو یہ ممکن ہے کہ محمدؐ نے قرآن خود ہی بنایا تھا مگر جو قرآن ہمارے پاس موجود ہے یہ وہی ہے جو محمدؐ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

(لائف آف محمدؐ ص28)

قرآن مجسم

رسول اللہ ﷺ کے حامل شریعت ہونے کا مفہوم صرف یہ نہیں تھا کہ آپؐ اسے انسانوں تک پہنچا دیں اور ہر نئی نسل تک بحفاظت پہنچانے کا انتظام کریں بلکہ اس شریعت کو عمل میں ڈھال کر دکھانا اور اسوۂ حسنہ قائم کرنا بھی آپؐ کا فرض تھا اور اس کو آپؐ نے اس طرح ادا کیا کہ آپؐ مجسم قرآن بن گئے اور دیکھنے والوں نے گواہی دی کہ قرآن اور رسول اللہ ﷺ کے اخلاق ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کان خُلُقہُ القراٰن (مسند احمد جلد6 ص163,91) آپؐ کے اخلاق تو عین قرآن تھے۔

عملی خودسپردگی

قرآن کریم محض چند قواعد اور ضابطوں کا مجموعہ نہیں بلکہ نظریہ حیات اور طرز زندگی ہے۔ وہ انسان کے ہر لمحہ اور ہر شعبہ کی راہنمائی کرتا ہے۔ پس قرآن مجسم وہی ہو سکتا ہے جو اپنی تمام صلاحیتوں اور طاقتوں کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے قرآن اور صاحب قرآن کے تابع کر دے۔ آیت قرآنی۔ والذین ھم لامانا تھم ...... (المومنون:9) میں امانتوں سے مراد وہی قویٰ ہیں جو انسان کو عطا کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے دی ہیں اور جس وقت وہ چاہے اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں اور اس کی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ ان میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 ص240)

اس لحاظ سے بھی کامل امین جو دنیا میں ظاہر ہوا وہ آنحضرت ﷺ تھے۔ آپؐ نے اپنی ان تمام طاقتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ودیعت فرمائی تھیں بلا استثناء خدا کی تابع مرضی کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قل ان صلاتی ......(الانعام:164,163) یعنی ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جدوجہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں یعنی دنیا کی ابتداء سے اس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنا فی اللہ ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو۔

(ترجمہ از آئینہ کمالات۔ روحانی خزائن جلد5 ص162)

اس آیت کی ہی تشریح میں حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

یہ آیت بتلا رہی ہے کہ آنحضرتؐ اس قدر خدا تعالیٰ میں گم اور محو ہو گئے تھے کہ آپؐ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپؐ کی موت محض خدا کے لئے ہو گئی تھی اور آپؐ کے وجود میں نفس اور مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا اور آپؐ کی روح خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ایسے اخلاص سے گری تھی کہ اس میں غیر کی ایک ذرہ آمیزش نہیں رہی تھی۔

(ریویو آف ریلیجنز حصہ نمبر1 نمبر5 ص182)

حقوق العباد کی امانت

حقوق اللہ کے بعد حضرت رسول کریم ﷺ نے حقوق العباد کو بھی مکمل امانت اور دیانت کے اعلیٰ ترین معیار کے ساتھ ادا کیا یہاں تک کہ زمین پر آپؐ کے متعلق وہی گواہی دہرائی گئی جس کی ندا آسمان سے آئی تھی۔

فی الحقیقت یہ ایک بے نظیر بات ہے کہ آپؐ اپنی قوم میں ابتداء ہی سے صادق اور امین کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ کل قوم آپؐ کی طرف ایسی عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتی تھی کہ عرب کے تاریخ دان اسے پڑھ کر حیرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ اپنی قوم میں ممتاز اور مشار الیہ ہونا اور اپنے ہمعصروں میں صفات فاضلہ کے لحاظ سے یگانہ سمجھا جانا خصوصاً ایسی قوم میں جس کا پیشہ ہی مثالب شماری اور عیوب گیری ہو ایک غیر معمولی بات ہے۔

فرد واحد

عربوں کی کئی ہزار سالہ تاریخ میں جو حضرت اسماعیلؑ کی مکہ میں آمد سے شروع ہوتی ہے۔ آپؐ یہ لقب پانے والے واحد فرد ہیں جس کو قوم نے متفقہ طور پر اس کا حقدار جانا۔ قوم کی نمائندگی میں سب سے پہلے آپؐ کے چچا ابوطالب کی گواہی پیش کرتا ہوں جو پچاس سالہ مشاہدہ کا نچوڑ ہے جن کی رسولؐ اللہ کے حالات سے گہری واقفیت تھی۔ رسولؐ اللہ نے اپنا بچپن ان کے گھر گزارا تھا۔ آپؐ کی ساری بے داغ جوانی ان کی آنکھوں کے سامنے تھی۔ جب کفار عرب نے مل کر حضرت ابوطالب کو مجبور کیا کہ وہ آنحضرت ﷺ کو توحید کی اشاعت سے روک دیں۔ اس موقع پر حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوطالب کو بڑا متوکلانہ اور جرأت مندانہ جواب دیا جس سے متاثر ہو کر ابوطالب نے بے اختیار یہ شعر پڑھے۔

والله لن یصلوا الیك بجمعھم
حتیٰ اوسد فی التراب دفینا
ودعوتنی وزعمت انك ناصحی
ولقد صدقت وکنت ثم امینا

(سیرت ابن اسحٰق باب20)

اللہ کی قسم جب تک میں مر نہ جاؤں یہ لوگ تیرے قریب نہ پھٹک سکیں گے۔ تو نے مجھے اس دین کی طرف بلایا اور میں جانتا ہوں کہ تو میرا ہمدرد ہے اور تو سچا ہے اور امین بھی ہے۔

حضرت ابوطالب کے وہ فقرات جو انہوں نے موت کے وقت طویل خطبہ کے بعد کہے وہ بھی رسولؐ اللہ کی سیرت پر زبردست گواہ ہیں۔ انہوں نے کہا:

وانی اوصیکم بمحمد خیرا فانه الامین فی قریش والصدیق فی العرب۔ قدجآء نا بامر قبله الجنان وانکره اللسان مخافة الشنان۔

(شرح المواہب زرقانی جلد اول ص295)

اے گروہ قریش! میں تم کو محمدؐ سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ قریش میں امین ہے اور عرب میں صدیق ہے اور ایسا امر لایا جس کو دل نے تو تسلیم کر لیا مگر زبان نے بدنامی کے ڈر سے اس کا انکار کیا۔

حضرت خدیجہؓ کی گواہی

دوسری عظیم الشان گواہی مکہ ہی کی ایک نیک سیرت خاتون طاہرہ لقب کی ہے۔ میری مراد حضرت خدیجہؓ سے ہے جن کو رسول اللہ ﷺ کی صفت امانت نے اس قدر مغلوب کرلیا کہ انہوں نے اپنا آپ اپنی تمام جائیداد سمیت رسول اللہ کے حوالے کردی۔

آنحضور ﷺ کی عمر 25 سال کی تھی کہ خدیجہ بنت خویلد نے جو قبیلہ اسد کی ایک نہایت شریف اور مالدار خاتون تھیں اور مکہ کی تجارت میں ان کا بڑا حصہ تھا۔ آنحضورؐ کو تجارتی مال دے کر شام کی طرف بھیجا اور اپنے غلام میسرہ کو بھی آپؐ کے ساتھ کردیا۔ اس سفر میں آپؐ کی دیانتداری کے طفیل خلاف معمول نفع ہوا۔ اسی طرح آنحضورؐ نے دو تین تجارتی سفر دوسرے علاقوں کی طرف کئے۔

حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے والے غلاموں کو بلا کر ان سے آنحضورؐ کے حالات دریافت کئے تو ہر ایک نے آپؐ کی تعریف کی اور ہر غلام نے کہا کہ ہم نے اس جیسا دیانتدار اور بااخلاق انسان اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ جانتی تھیں کہ تجارتی قافلوں کے ساتھ جن لوگوں کو بھیجا جاتا ہے وہ خود بہت سا مال کھا جاتے ہیں مگر ان غلاموں نے بتایا کہ انہوں نے نہ صرف خود کوئی مال نہیں کھایا بلکہ ہمیں بھی ناجائز تصرف نہیں کرنے دیا۔ جو رقم ان کے لئے مقرر تھی صرف وہی لیتے تھے اور اسی رقم میں سے کھانا بھی کھاتے تھے اس سے زائد انہوں نے ایک پیسہ بھی نہیں لیا۔

حضرت خدیجہؓ ایک بیوہ مگر بہت دولتمند خاتون تھیں اس لئے مکہ کے کئی لوگوں نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے سب کا انکار کردیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی امانت و دیانت کا شہرہ سن کر وہ اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے خود رسول کریم ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ بظاہر انہوں نے اپنے آپ کو ایک یتیم اور بیکس اور غریب کے حوالے کردیا تھا اور گھاٹے کا سودا تھا مگر درحقیقت انہوں نے اس کائنات کی عزیز ترین اور قیمتی ترین متاع حاصل کرلی تھی۔ خدا نے انہیں محمدؐ کا محبوب بنا دیا جس کو رسول اللہ ﷺ آخری سانسوں تک یاد کرتے رہے اور اسی سودے کا ثمر تھا کہ جب خدا نے حضرت محمد ﷺ کو شریعت کی امانت اٹھانے کے لئے چنا تو اس وقت حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کی پاک زندگی پر نظر کرکے برملا ایک دفعہ پھر اس کا اعلان کیا اور رسول اللہ ﷺ کے غلاموں میں شامل ہونے کے لئے تمام دنیا کی خواتین پر سبقت لے گئیں اور عورت کا سر فخر سے بلند کردیا۔

(تاریخ طبری جلد 2 ص 47)

یاد رکھئے کہ حضرت خدیجہؓ کو حضرت رسول کریم ﷺ کے جس خلق نے فتح کیا وہ امانت و دیانت کا خلق تھا جس کے مقدر میں فتح اور صرف فتح لکھی گئی ہے۔ (تاریخ طبری جلد 2 ص 25)

ایک سکھ لیڈر سردار جونہ سنگھ سعد اللہ پور لکھتے ہیں عین عالم شباب میں لوگ بلکہ مکہ معظمہ کے کفار جو آپؐ کے جانی دشمن تھے اپنی امانتیں حضورؐ کے پاس رکھتے تھے اور آنحضرتؐ امین کے نام سے مشہور تھے۔ چنانچہ اسی وصف اور محنت اور نیک چال چلن کا نتیجہ تھا کہ حضرت خدیجہؓ خود درخواست کرتی ہے کہ آپؐ مجھے اپنے نکاح میں لے لیں۔

(دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں ص 3)

اس خلق کے مفتوح ایک یا دو فرد نہیں تھے ہر وہ شخص تھا جس کو کبھی حضرت رسول کریم ﷺ سے واسطہ پڑا تھا۔

تجار کی گواہی

عرب میں ایک سائب نام تاجر تھے جن کا کسی وقت تجارتی لین دین میں حضرت رسول کریم ﷺ سے معاملہ رہ چکا تھا۔ وہ مسلمان ہوکر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوگئے۔ لوگوں نے مدحیہ الفاظ میں سائب کا تعارف کرانا چاہا تو آپؐ نے فرمایا:

''میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں''۔

اس پر سائب نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے بالکل سچ کہا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپؐ میرے شریک کار رہے ہیں اور معاملہ ہمیشہ صاف رکھا۔ آپؐ نے نہ کبھی وعدہ خلافی کی اور نہ کبھی کوئی جھگڑا کیا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب کراھیۃ المراء حدیث نمبر 4838)

قیس بن سائب بن عویمر کا بیان ہے:

کان رسول اللہ شریکی فی الجاھلیہ فکان خیر شریک لا یماری ولا یشاری (الاصابہ تذکرہ قیس جلد 5 ص 471)

حضرت رسول کریم ﷺ بعثت سے قبل تجارت میں میرے شریک تھے اور آپؐ بہترین شریک تھے۔ نہ تو کوئی جھگڑا کرتے اور نہ دھوکہ فریب کرتے۔

سردار گوردت سنگھ دارا بیرسٹرایٹ لاء کہتے ہیں:

جس جگ میں محبت کا معیار زر اور پریت کی پرکھ پیسہ ہو وہاں مال و متاع کے خریداروں کی دلداری بھلا بجز ریاکاری کیا ہوتی ایسے زمانے میں زر کا اس قدر زور ہو اور محبت کا عالمگیر قحط ہو تو مکر و فریب سے بھاگنا اور راستی پر چلنا، جھوٹ سے کنارہ کرنا اور صادق اور امین کہلانا یہ کس کام کا ہے۔۔۔۔ آؤ لوگو دیکھو یہ طلسم حق ہے۔ اے آنکھ والو دیکھو۔ تربیت کے سلسلہ کو بہم نہ کرو اور نرنکار کے نور کو اجسام خاک میں نہ ملاؤ۔ آؤ اس امین کو دیکھو۔ یہ امن روپ ہے۔ یہ سندر روپ ہے۔ اے کانوں والو اس صادق کو سنو یہ کلام قرآن ہے یہ صداقت کا پیغام ہے۔

(محمدؐ کی سرکار صفحہ 19,18 بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوم ص 59)

امین آگیا

اب ایک ایسی گواہی ملاحظہ ہو جس میں قریش کے تمام عوام و خواص کے نمائندوں نے ایک مجمع میں بیک زبان آپؐ کی امانت و دیانت کا اعتراف کیا۔

رسول اللہ ﷺ کی عین جوانی میں کعبہ کی تعمیر نو کا واقعہ پیش آیا۔ جب قریش کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے ''حجر اسود'' کی جگہ پر پہنچے تو حجر اسود کو اس کے مقام پر رکھنے کی عزت حاصل کرنے کے لئے سخت جھگڑا شروع ہوگیا اور لڑنے مرنے کی قسمیں کھائی جانے لگیں۔ آخر ابوامیہ بن مغیرہ نے تجویز پیش کی کہ جو شخص سب سے پہلے حرم کے اندر آتا دکھائی دے اس کو حکم بنایا جائے۔ اللہ کی قدرت لوگوں کی آنکھیں جو اٹھیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ محمد ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ آپؐ کو دیکھ کر سب پکار اٹھے امین آگیا امین آگیا۔ ہم سب اس کے فیصلہ پر راضی ہیں۔

(سیرت ابن ہشام جلد اول ص 214)

یہ رضامندی صرف حجر اسود کے متعلق نہ تھی بلکہ ایک عام اصول کے طور پر تھی اور مکہ میں یہ عام دستور تھا کہ جس شخص کے پاس کوئی عجیب اور بیش قیمت چیز ہوتی جسے وہ اپنے پاس نہ رکھ سکتا اسے آنحضورؐ کے پاس بطور امانت رکھ دیتا اور اس بات کی یہاں تک شہرت ہوگئی کہ قوم کے ہر پیر و جوان کی زبان پر الامین المامون کے سوا آپؐ کی نسبت اور کوئی لفظ ہی نہ آتا تھا۔

ایک ہندو لیڈر رگھوناتھ سہائے ہیڈ ماسٹر کہتے ہیں:۔

سارے قبیلہ کے لوگ اور تاجران کو نہایت راستباز، دیانتدار اور دیندار نوجوان سمجھتے تھے بہت سے لوگ اپنے آپس کے جھگڑوں کا ان سے فیصلہ کرایا کرتے تھے۔ زمانہ پیغمبری سے پہلے بھی لوگ ان کو نہایت سچا اور ایماندار خیال کرتے تھے اور بہت سے لوگ اپنے ذاتی جھگڑوں میں ان کو منصف مقرر کردیتے تھے اور ان کے فیصلہ کو بسرو چشم منظور کرلیتے تھے۔ لوگ ہزاروں روپیہ بطور امانت کے ان کے پاس رکھ جاتے تھے۔

(پیغمبر اسلام صفحہ 103,19)

روسی مفکر کاؤنٹ ٹالسٹائے کہتے ہیں۔

حضرت محمدؐ نہایت ہی متواضع خلیق، روشن فکر اور صاحب بصیرت تھے۔ لوگوں سے عمدہ معاملہ رکھتے تھے۔ اہل عرب آپؐ کی ایمانداری اور پاکبازی کے قائل تھے اور آپؐ کو ''الامین'' کہتے تھے۔

(برین آن اسلام بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول ص 67)

پاک زندگی کی دلیل

یہی وہ پاک اور پُرامن زندگی تھی جس کو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دعویٰ نبوت کے ثبوت کے طور پر پیش فرمایا اور خدا کے حکم سے یہ اعلان کیا کہ

فقد لبثت فیکم عمراً (یونس: 17)

کہ میں اس دعویٰ نبوت سے پہلے ایک عرصہ تم میں گزار چکا ہوں اس عرصہ میں میری زندگی صداقت کا ایک اعلیٰ نمونہ رہی ہے پھر اب یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ میں خداتعالیٰ پر جھوٹ باندھنا شروع کردوں۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے۔ عقل کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے کئی سعادت مند آپؐ پر ایمان لے آئے جن کے سرتاج حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ سنتے ہی آپؐ کے پاس پہنچے اور تصدیق کرنا چاہی۔ رسول اکرم ﷺ نے اس خیال سے کہ انہیں ٹھوکر نہ لگ جائے تشریح کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپؐ صرف یہ بتائیں کہ کیا آپؐ نے دعویٰ کیا ہے۔ فرمایا ہاں تو عرض کیا میں آپ پر ایمان لاتا ہوں جس امامت اور صداقت کا ابوبکرؓ نے گزشتہ چالیس سال میں مشاہدہ کیا تھا ان کے نزدیک اس سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ کی صداقت کی اور کوئی دلیل نہ ہوسکتی تھی۔

اسی دلیل کو حضرت جعفرؓ نے نجاشی کے دربار میں اپنے ایمان کی صداقت کے لئے پیش کیا۔

وفد قریش اور نجاشی کے سامنے انہوں نے اسلام سے قبل اپنی قوم کی بدکرداری کا ذکر کیا اور بتایا کہ خدا نے اپنے رسول کے ذریعہ ہمیں ان سے نجات دی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا۔

بعث اللہ الینا رسولاً نعرف نسبہ وصدقہ وامانتہ وعفافہ فدعانا الی اللہ تعالی

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 290)

کہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا ایک رسول بھیجا جس کی نجابت اور صدق اور امانت کو ہم سب جانتے تھے۔ اس نے ہمیں توحید کی طرف بلایا اور ہم نے اسے قبول کرلیا۔

بقیہ صفحہ 6

کی دعا کرتے ہیں: یعنی نبیوں کا کمال، صدیقوں کا کمال، شہیدوں کا کمال اور صلحاء کا کمال۔ یہ چاروں کمالات اور آسمانی نشانات نماز پڑھے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے۔

اے خدا ہم کو عطا کر اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں جو جو بھی لاتی ہے نماز

الغرض پانچ نمازیں تو ہر مومن پر فرض ہیں۔ عہدیداران ہونے کے ناطے، خاص طور پر شعبہ تربیت کے ذمہ دار ہونے کے حوالہ سے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم نماز تہجد اور مزید نفلی نمازوں کا بھی اہتمام کرکے ایک اچھا نمونہ پیش کریں۔ نوافل ہمیشہ نیک اعمال و فرائض کی تکمیل وحفاظت کا موجب ہوتے ہیں اور یہی پیغام ہم نے ہر فرد تک پہنچا کر اسے نمازوں کا پابند اور احمدیت کا فعال وجود بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل خاص سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

نماز باجماعت کے فوائد و برکات

سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے

اپنی عاجزی وفروتنی اور خدا تعالیٰ کی عظمت وتکریم کے اظہار کے لئے کبھی دست بستہ کھڑے ہونے، کبھی اس کی کبریائی کو سلام کرنے کے لئے اس کے سامنے جھکنے، کبھی بے نفسی وانکساری سے اپنی پیشانی کو اس کے در پر رکھ دینے اور کبھی کمال ادب سے دوزانو ہو کر اس کے سامنے بیٹھ جانے کا نام نماز ہے۔

انسان ہر وقت محتاج اور خدا کے در کا فقیر ہے۔ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنے اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنے، ایک سائل اور فقیر کی طرح کبھی اس کی تسبیح وتحمید وتقدیس کرنے، اس کی عظمت و جبروت کا اقرار کرنے اور اس کے جمال وجلال کا تصور کر کے اس کی رحمت وبخشش کو جنبش دلانے اور پھر اسی سے طلب کرنے کا نام نماز ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عاقبت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے، پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو، اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں''۔ (ملفوظات جلد دوم ص 615)

نماز اطمینان قلب کا ذریعہ ہے

اہل دنیا سکون و اطمینان کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، کیونکہ ہر انسان ہی اس کا طالب اور خواہش مند ہے۔ لیکن یہ دولت روپے پیسے یا دوا دارُو اور تعویذ گنڈے سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ نماز سے مل سکتی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ (سنن نسائی کتاب عشرة النساء باب حب النساء) کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون واطمینان نماز میں ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم وہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ...... اطمینان اور سکینت قلب کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں''۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 311,310)

''یقیناً یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالب حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 93)

نماز خدا تک پہنچنے کی گاڑی ہے

کسی منزل پر پہنچنے کے لئے کوشش، محنت، لگن اور تسلسل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی منزل دور ہو اتنا ہی زادراہ کا زیادہ انتظام کرنا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ تک پہنچنا اور اسے پانا ہی ہمارا مقصد ہے اور یہی ہماری منزل ہے۔ اس منزل تک پہنچنے کے لئے نماز ایک گاڑی اور سواری ہے جس پر سوار ہو کر ہم جلد تر اس تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن جس نے نماز ہی ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔ ؎

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

نماز کنجی ہے

کسی بھی بند چیز کو کھولنے کے لئے کنجی اور چابی کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ساتھ اسے کھولا جا سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ نماز قبولیت دعا کی کنجی ہے۔ اس لئے جب نماز پڑھو تو اس میں خوب دعائیں کرو۔ ادعیة القرآن اور ادعیة الرسولؐ کے بعد اپنی زبان اور اپنے الفاظ میں عاجزانہ دعائیں کرو تاکہ تمہارے دلوں میں عجز و نیاز پیدا ہو جو رحمت الٰہی کو کھینچے گا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویر قلب ہو جاتی ہے۔ یاد رکھو رسم اور چیز ہے اور صلوٰۃ اور چیز۔ صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قرب کا کوئی ذریعہ نہیں۔ یہ قرب کی کنجی ہے اس سے کشوف ہوتے ہیں۔ اسی سے الہامات اور مکالمات ہوتے ہیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کو اچھی طرح سمجھ کر ادا نہیں کرتا تو وہ رسم اور عادت کا پابند ہے''۔ (الحکم قادیان 24/ اکتوبر 1902ء ص 12,11)

اللہ تمہیں یاد رکھے گا

اللہ تعالیٰ کا حکم اور وعدہ ہے: ...... (البقرة: 153) کہ تم مجھ کو یاد رکھو اور میری عبادت کرتے رہو، میں بھی تم کو یاد رکھوں گا۔ پس جو لوگ ذکر الٰہی اور نمازوں کے ذریعہ یاد خدا میں مست رہتے ہیں، خدا تعالیٰ بھی ان کی ہر خوشی اور مصیبت کے وقت ان کو یاد رکھتا اور ان کی حفاظت وبخشش کا انتظام کرتا ہے۔ جسے خدا یاد رکھے، جس کا خدا محافظ ہو اسے کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔

خدا کی مدد نماز سے ملتی ہے

ہر مومن اللہ کی مدد کا محتاج اور طلبگار ہے جس کے حصول کا طریقہ خود خدا نے ان الفاظ میں بیان فرمادیا ہے: وَاسْتَعِيْنُوْا ...... (البقرة:154) یعنی صبر واستقلال اور نماز کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ پس نماز میں طلب کی گئی نصرت الٰہی جلد انسان تک پہنچتی ہے۔

وقت کی پابندی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوةَ ...... (النساء:104) کہ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض کی گئی ہے۔ روزانہ مقررہ اوقات پر پانچ نمازیں پڑھنا انسان کو وقت کا پابند بنا دیتا ہے، جس سے زندگی اور اس کے پروگرام بڑے organized اور disciplined اور باسلیقہ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے ہر کام کو وقت پر سرانجام دینے کا عادی ہو جاتا ہے۔

سننے والا آخر بولنے لگتا ہے

نماز میں ہم ایک بالا ہستی خدائے ذوالجلال کے سامنے باادب حاضر ہوتے ہیں، اپنی حاجات و ضروریات اس کے سامنے پیش کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ حقیقی اور سچی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ وقت جلد آجاتا ہے کہ وہ خدا جو سنا کرتا تھا، اب بولنے لگتا ہے اور بندہ کی عجز و نیاز کا جواب دیتا ہے اور اس کی دعاؤں اور التجاؤں کو قبول کر کے اس کی تسلی وتشفی کے سامان کرتا ہے۔ حقیقی نماز کے علاوہ ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے۔ پس وہ محروم لوگ جن کا خدا نہ سنتا ہے، نہ بولتا ہے اور نہ جواب دیتا ہے، ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے۔ وہ کس امید پر اور کس مقصد سے اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں کیونکہ ان کا خدا تو ایک بُت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

نماز اصلاح کی ضامن ہے

اللہ تعالیٰ نماز کے ایک بہت بڑے فائدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... (العنکبوت:46) کہ نماز کو اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کر۔ یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوةَ ...... کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا ایک شمہّ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے، خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے، مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 652)

چار قسم کے کمالات

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب 'تریاق القلوب' میں نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جانے والی دعا: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ...... (الفاتحہ:7,6) سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ ہم اس دعا میں اپنے لئے چار کمالات

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ کے فضل و رحم کے ساتھ خاکسار کے بیٹے مکرم فضل عمر محمود احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم میاں طارق مسعود صاحب ابن مکرم میاں نور محمد صاحب ساکن جرمنی سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے مورخہ 21 مارچ 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں فرمایا۔ دونوں وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ دلہا حضرت رحیم بخش صاحب اور مکرم مہر دین صاحب (بیعت دسمبر 1897ء) کی نسل سے ہے۔ 24 مارچ کو گراؤنڈ عقب خلافت لائبریری میں دعوت ولیمہ کے موقع پر دعا مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی ربوہ نے کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہم سب اور جماعت کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ بلدیہ ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ سائرہ شمس صاحبہ واقفۂ نو بنت مکرم محمد ابراہیم شمس صاحب مرحوم آف دستگیر سوسائٹی کراچی کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم حماد احمد ریحان صاحب واقف نو، اکاؤنٹس مینیجر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ ابن مکرم ملک سعید احمد ریحان صاحب پاکستان ٹاؤن اسلام آباد مورخہ 17/اپریل 2013ء کو ریجنسی ہائٹس گلشن اقبال کراچی میں ہوئی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مورخہ 20/اپریل 2013ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ نے دعا کروائی۔

قبل ازیں اس نکاح کا اعلان مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 11 جنوری 2013ء کو تین لاکھ روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں کیا تھا۔ دلہن حضرت الحاج میاں پیر محمد صاحب برادر حضرت مولوی فضل الدین صاحب مانگٹ اونچے رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت میاں فتح دین صاحب گوندل آف پیرکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہا مکرم ملک احمد خان ریحان صاحب آف چھنی تاجا ریحان کے پوتے، مکرم ماسٹر عبدالمجید بھٹہ صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے نواسے اور حضرت محمد صادق جہلمی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے اس واقف نو جوڑے کی شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمد انور صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مکرم محمد انصر صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 13 اپریل 2013ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت انیق احمد نام عطا فرمایا ہے۔ جو بفضل اللہ تعالیٰ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ کا پوتا، مکرم فیروز الدین صاحب آف چرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی نسل سے اور مکرم محمد اشرف باجوہ صاحب کا نواسہ ہے، احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر عطا کرے، خلافت احمدیہ کا سچا وفادار بنائے نیز سلسلہ احمدیہ کا سچا خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

ولادت

مکرم سید افتخار احمد شاہ صاحب کارکن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم سید وسیم احمد شاہ صاحب مینیجر کوالٹی کنٹرول شیزان انٹرنیشنل اور بہو مکرمہ سیدہ ظلِ ہما صاحبہ آف اسلام آباد کو دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 5 فروری 2013ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کو سید صہیب احمد نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید ظفر جلیل شاہ صاحب مرحوم آف اسلام آباد کا نواسہ اور مکرم سید تصدق حسین شاہ صاحب مرحوم آف خان خاصہ ضلع نارووال کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین اور سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت خدمت درویشان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب ابن مکرم مصلح الدین سعدی صاحب ملتان مورخہ 20 اپریل 2013ء کو ایک لمبی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 21 اپریل کو بعد نماز عصر احمدیہ قبرستان ملتان میں محترم سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مولانا نے ہی دُعا کروائی۔ مرحوم کے والد مکرم سعدی صاحب لمبا عرصہ مشرقی پاکستان ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں فلپس کمپنی کے ڈائریکٹر رہے اور اس دوران مرحوم نے اپنی ایک کمپنی کھول کر کاروبار شروع کیا۔ 1965ء میں مکرم سعدی صاحب کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ بچوں کے ساتھ پاکستان (مغربی پاکستان) آ گئے۔ اور ملتان اور اس کے بعد پھر ربوہ میں سکونت اختیار کی یہاں کچھ عرصہ مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب کراچی میں کام کرتے رہے اور پھر 1972ء میں ربوہ آ گئے اور حضرت خلیفة المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور حضرت خلیفة المسیح الثالث نے کمال شفقت و محبت کے ساتھ ان کو اپنے پاس پرائیوٹ سیکرٹری کے دفتر میں رکھ لیا اور 1981ء میں آپ حضور کی اجازت سے اسلام آباد چلے گئے اس سارے عرصہ میں حضور کی تمام تر محبتیں اور شفقتیں ان کو حاصل رہیں اور انہوں نے بھی کمال اطاعت کے ساتھ وہ وقت گزارا۔ مرحوم خلافت کے ساتھ عشق کا تعلق تھا۔ ایوبی صاحب ہنس مکھ، زندہ دل اور ہر ایک کے جب تک صحت رہی کام آتے رہے۔ افراد خاندان حضرت اقدس کے ساتھ ہمیشہ عقیدت و محبت کا تعلق رہا۔ آپ نے ایک لمبی تکلیف دہ بیماری کاٹی لیکن صبر، حوصلے اور خود اعتمادی کے ساتھ اور کبھی شکوہ زبان پر نہیں آیا۔ آپ نے خدام الاحمدیہ ربوہ میں بطور نائب مہتمم مقامی اور دیگر عہدوں پر کام کیا۔ حضرت خلیفة المسیح الثالث کی آخری بیماری میں جب آپ اسلام آباد تشریف لے گئے تھے ایوبی صاحب کو خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے نوجوان بیٹے احمد کی وفات کا صدمہ بھی بڑی ہمت اور حوصلے سے برداشت کیا اور ہر تکلیف میں ہمیشہ صبر اور شکر کرتے رہے کبھی شکوہ زبان پر نہیں آیا۔ آپ نے لواحقین میں والدہ، دو بھائی مکرم جلال الدین اکبر صاحب لندن، مکرم شہاب الدین صاحب لاہور، ایک بہن مکرمہ منصورہ بلال صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد بلال صاحب ربوہ، اہلیہ محترمہ، دو بیٹے مکرم کمال الدین ایوبی صاحب لندن، مکرم صبیح صادق ایوبی صاحب ملتان، ایک بیٹی مکرمہ نمود سحر صاحبہ اور داماد چھوڑے ہیں۔ آپ کی لمبی بیماری میں آپ کی اہلیہ اور بیٹے صبیح صادق بیٹی اور داماد نے بہت خدمت کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہومیو سٹال

(پوبے (POBAY) بینن)

مکرم ہومیو ڈاکٹر لقمان نصیر ناصر صاحب انچارج احمدیہ ہومیو کلینک پورٹو وو (Porto Novo) بینن نے یہ خوشکن اطلاع دی ہے کہ 29 تا 31 مارچ 2013ء کو بینن کے ایک شہر پوبے میں منعقد ہونے والی ایک قرآن کریم کی نمائش میں ہومیو سٹال بھی لگایا گیا۔ جس میں مریضوں کو مفت تشخیص کی سہولت مہیا کی گئی اور ادویات مناسب قیمت پر مہیا کی گئیں۔ 140 مریضوں کو مفت تشخیص اور 20 مریضوں کو مفت ادویات بھی دی گئیں۔ اس شہر میں ہر 15 دن بعد کیمپ لگانے کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہومیوپیتھی طریقہ علاج سے اس علاقے کے باسیوں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرماتا چلا جائے اور اس احمدیہ ہومیو پیتھک کلینک کو مخلوق خدا کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کی ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26/اپریل 2013ء

6:20 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 8 جون 2004ء
9:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 4/اپریل 2004ء
1:25 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اپریل 2013ء
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 4/اپریل 2004ء

خبریں

مشرف کی عبوری ضمانت کی درخواست خارج

لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ نے پاکستان پیپلز پارٹی کی سابق چیئرپرسن بے نظیر قتل کیس میں سابق صدر پرویز مشرف کی طرف سے عبوری ضمانت میں توسیع کی درخواست وکلاء کی عدم پیروی کے باعث خارج کر دی ہے۔

کوئٹہ، پشاور، ڈی آئی خان اور جیکب آباد میں بم دھماکے

کوئٹہ، پشاور، ڈی آئی خان اور جیکب آباد میں بم دھماکوں کی وجہ سے خواتین بچوں سمیت 30۔افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ کوئٹہ میں 2 بم دھماکوں کے نتیجے میں پولیس اہلکاروں سمیت 18 افراد زخمی ہوگئے۔ پشاور میں امیدوار اسرار خان کے گھر پر بم حملے میں 6 افراد زخمی، سوات میں کھلونا بم پھٹنے سے خواتین، بچوں سمیت 6۔افراد زخمی ہوئے۔

18 سے 20 گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ربوہ میں

بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ بدستور برقرار، شہری علاقوں میں مسلسل کئی کئی گھنٹے بجلی کی بندش معمول بن گئی۔ بجلی کا شارٹ فال 4 ہزار 200 میگاواٹ تک پہنچ گیا اور بجلی کی پیداوار بڑھانے کیلئے حکومتی اقدامات کامیاب نہ ہو سکے۔ شہری علاقوں میں 16 سے 18 اور دیہی علاقوں میں 18 سے 20 گھنٹے تک بجلی غائب رہتی ہے۔ جس سے طلباء کی پڑھائی شدید متاثر ہو رہی ہے۔ طویل وقت کی بندش سے پانی بھی نایاب ہو گیا ہے۔ لوڈ شیڈنگ سے کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔

ولادت

مکرم محمد طلحہ چوہدری صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری ہمشیرہ مکرمہ عارفہ شکیلہ صاحبہ واقفۂ نو ٹیچر مریم گرلز ہائی سکول ربوہ اہلیہ مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 19/اپریل 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسرور احمد بندیشہ نام عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری شریف احمد بندیشہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 261 رب ادھووالی ضلع فیصل آباد کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی اور جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ نیز خلیفۂ وقت کا اطاعت گزار ہو اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 26/اپریل

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:46

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
جرمنی + بیلجیئم + سویڈن + امریکہ + کینیڈا + آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں پارسل بھجوانے پر حیرت انگیز کمی
Via DHL، 72 گھنٹے میں ڈلیوری کی بھی سہولت / فیصل آباد، سرگودھا اور دیگر شہروں اور اندرون ربوہ گھر سے پارسل پک کرنے کی سہولت
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گول بازار نزد مسلم بینک ربوہ فون: 047-6214955
برانچ: نزد سپر برگر بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

جنریٹر برائے فروخت
ایک عدد جنریٹر 50KW چالو حالت میں برائے فروخت دستیاب ہے۔
رابطہ: 0336872496

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

تین کلر لینز کے ساتھ ایک فری کلر لینز حاصل کریں
اپنا چشمہ سنٹر
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
میاں سہیل احمد: 0345-7963067

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
13 مئی سے نئی کلاس کا آغاز۔ داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس
کراکری، ڈنر سیٹ، پلاسٹک اور الیکٹرونکس کی مکمل ورائٹی نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں۔
پرانے برتن دے کر نئے برتن حاصل کریں
ریلوے روڈ ربوہ 0323-9070236

کبھی بھی کسی کا برا نہ سوچیں
وردہ فیبرکس
لان ہی لان
5 سوٹ لان خریدنے پر ایک لان 3P سوٹ بالکل فری
شفون دوپٹہ لان 4P لان دوپٹہ لان 4P
کلاسک لان۔ اتحاد لان۔ گل احمد، سوئس لان، کاٹن، چکن بریزہ
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بینک
0476213883
03336711362 عاطف احمد

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلہ میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

لان ہی لان 2013ء کے نئے پرنٹ
اتھوال فیبرکس
گل احمد لان، کرسٹل لان، جبہ لان، داؤد کولیکشن لان کلاسک لان، چکن بریزہ، سوئس لان
فینسی بوتیک ورائٹی کا مرکز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

FR-10

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دیئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ کے تجویز کردہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ